# نماز چھوڑنے کے نقصانات

محمد ارشد کمال

دین اسلام میں نماز کو جو اہمیت حاصل ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ یہ دین کی بنیاد اور اساس ہے۔ اس پر اسلام کی عمارت کھڑی ہے۔ اس کی ادائیگی پر بے شمار دینوی اور اخروی انعامات کا وعدہ کیا گیا ہے اور اس سے غفلت برتنے پر سزا بھی بہت ہے۔ افسوس ہے کہ آج مسلمانوں کی اکثریت نماز چھوڑے بیٹھی ہے اور غافل ہوچکی ہے۔ آنے والی سطور میں نماز چھوڑنے کے چند نقصانات بیان کیے جا رہے ہیں جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ نماز چھوڑنے والا اور اس سے غفلت و سستی برتنے والا اپنا کتنا بڑا نقصان کر رہا ہے۔

## (۱) ایمان کا ضیاع

نماز ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾

(البقرة: ۱٤۳)

''اور اللہ کبھی ایسا نہیں کہ تمھارا ایمان ضائع کردے بے شک اللہ تو لوگوں پر بے حد شفقت کرنے والا، بڑا رحم والا ہے۔''

یہاں بلاریب نماز کو ایمان کہا گیا ہے، ایمان سے مراد نماز ہے۔ چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ نے باب باندھا ہے: "باب الصلاة من الایمان" ''باب ہے کہ نماز ایمان کا حصہ ہے۔'' اور اس کے بعد امام موصوف فرماتے ہیں: وقول الله تعالیٰ: ﴿ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ ﴾ یعني صلاتکم عند البیت. یعنی تمھاری وہ نمازیں جو تم نے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھی ہیں اللہ انھیں ضائع نہیں کرے گا۔''

اللہ تعالیٰ نے نماز کو ایمان کہا ہے، لہٰذا یہ کہا جا سکتا ہے کہ جو بندہ نماز نہیں پڑھتا اس

کے ایمان میں نقص اور کمزوری ہے یا پھر وہ ایمان سے بالکل ہی خالی ہے اور کفر و شرک کا مرتکب ہو رہا ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿٣١﴾ ﴾

(الروم : 31)

”(دین پر قائم رہو) اس (اللہ) کی طرف رجوع کرتے ہوئے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور نماز قائم رکھو اور مشرکوں میں سے مت بنو۔“

یعنی اللہ تعالیٰ سے بے خوف ہو کر اور نماز چھوڑ کر مشرک مت بنو۔ گویا نماز چھوڑنا بھی ایک طرح کا شرک ہے۔

سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: ((إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ.)) ”بے شک (مومن) بندے اور کفر و شرک کے درمیان فرق نماز کا ترک کرنا ہے۔“ (صحیح مسلم: ٨٢)

سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ.)) ”ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے جس نے اسے ترک کیا اس نے کفر کیا۔“ (ابن ماجہ، : ١٠٧٩، صحیح)

بے نماز کے متعلق خلیفہ ثانی سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا فتویٰ بھی ملاحظہ فرمالیں، سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جس رات آپ زخمی ہوئے تھے، آپ کو نماز فجر کے لیے جگایا گیا تو آپ نے فرمایا: "وَلَا حَظَّ فِي الْإِسْلَامِ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ" اس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں جس نے نماز کو چھوڑ دیا، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس حال میں نماز ادا کی کہ ان کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا۔ (المؤطا للامام مالك: ٨٤، صحیح)

ثقہ تابعی عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں: "كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ." "محمد ﷺ کے صحابہ اعمال میں سے نماز چھوڑنے کو کفر سمجھا کرتے تھے۔" (سنن الترمذی، : ۲٦۲۲ صحیح)

معلوم ہوا کہ نماز چھوڑنا ایمان کا ضیاع اور بربادی ہے۔

## (۲) ذمہ داری کا خاتمہ:

جو شخص نماز پڑھتا ہے اسلام اسے جان و مال کا تحفظ دیتا ہے، اسلامی اسٹیٹ میں اس کا مال و جان سب کچھ محفوظ و مامون رہے گا۔ لیکن جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی تو گویا اس نے اسلام کے ایک بڑے اور بنیادی قانون وحکم سے بغاوت کردی جس کی وجہ سے اسلام کا عہد اس سے ختم ہوگیا۔ اسلام نے اس کے جان و مال کی حفاظت کی جو ذمہ داری لی تھی اور اسلامی اسٹیٹ میں جو اس کو امان حاصل تھا۔ اب نماز چھوڑنے کی وجہ سے وہ اس سے نکل گیا، اب وہ اسلام کی تلوار سے مامون نہیں۔

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے یہ وصیت فرمائی: ((لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَاِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ، وَلَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا، فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ، وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ)) "اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا اگرچہ تیرے ٹکڑے ٹکڑے کردیے جائیں اور تجھے آگ میں جلا دیا جائے اور جان بوجھ کر فرض نماز مت چھوڑنا کیونکہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی اس سے ذمہ اٹھ گیا اور شراب نہ پینا کیونکہ یہ ہر برائی کی چابی ہے۔" (سنن ابن ماجه: ٤٠٣٤ حسن)

غور کیجیے! نماز چھوڑنا کتنا بڑا گناہ ہے۔ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کے مطابق بے نماز سے اسلام بری الذمہ ہوجاتا ہے اور اس سے اپنا تعلق واسطہ اور ذمہ داری ختم کردیتا ہے۔

بے نماز سے اسلام کی، اللہ اور اس کے رسول کی ذمہ داری کس طرح ختم ہوتی ہے؟ ذرا اس حدیث پر غور کرلیں! سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((وَالَّذِي

نَفْسِی بِیَدِهِ، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ)) ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں نے ارادہ کیا کہ میں ایندھن اکٹھا کرنے کا حکم دوں پھر اذان کہنے کا حکم دوں پھر ایک شخص کو کہوں کہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور خود ایسے لوگوں کے گھروں میں جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوئے اور ان پر ان کے گھروں کو آگ لگا کر جلا دوں۔'' (صحيح البخاري : ٦٤٤)

## (۳) اہل وعیال، عمل اور مال کی بربادی:

نبی کریم ﷺ نے نماز چھوڑنے کو اہل وعیال اور عمل و مال کی بربادی کہا ہے۔

سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ((الَّذِي تَفُوتُهُ صَلاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ)) ''جس شخص کی نماز عصر فوت ہوگئی گویا اس کے اہل وعیال اور مال لٹ گیا۔'' (صحيح البخاري : ٥٥٢)

نماز ضائع کرنا اکثر دو چیزوں کی وجہ سے ہوتا ہے: (۱) اہل وعیال کی خیر وخبر میں مشغول رہنے سے (۲) اور مال ودولت کمانے کے لالچ سے۔

نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ نماز عصر کا چھوڑنا انجام کے اعتبار سے ایسا ہی ہے جیسے اہل وعیال اور مال ودولت سب کچھ لٹ جائے، چھین لیا جائے۔

ظاہر ہے کہ جس کے اہل وعیال اور مال ودولت چھین لی گئی اس کے پاس باقی کیا رہ گیا؟ جتنا خسارہ اور نقصان اس حالت میں ہے اتنا ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ نماز عصر کے چھوڑنے میں ہے یا جتنا رنج وصدمہ اس حالت میں ہوتا ہے ایسا ہی نماز عصر کے چھوٹنے میں ہونا چاہیے۔

ہم لوگ اپنی حالت پر غور کریں کہ اگر ہمیں کوئی معتبر شخص یہ کہہ دے کہ فلاں موڑ پر ڈاکو کھڑے ہیں اور جو بھی وہاں سے گزرتا ہے وہ اسے قتل کر دیتے ہیں اور اس کا مال چھین لیتے ہیں تو ہم کبھی بھی اس رستے پر نہیں جاتے، رات کو جانا تو درکنار دن کو بھی مشکل ہی سے اس

راستے سے گزریں گے، لیکن افسوس کہ صادق المصدوق ﷺ کے اس ارشاد گرامی کا ہم پر کوئی اثر نہیں۔

نماز عصر ہی کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے ایک اور حدیث ملاحظہ کیجیے، ابو ملیح بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر جنگ میں تھے وہ ابر و بارش کا دن تھا، انھوں نے کہا: نماز عصر جلدی پڑھ لو کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ((مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ . )) ''جس نے نماز عصر چھوڑ دی اس کا عمل برباد ہو گیا۔''(صحیح البخاري : ٥٥٣)

اندازہ کریں! صرف نماز عصر چھوڑنے کا اتنا نقصان ہے کہ گویا اہل وعیال اور مال و دولت سب کچھ لٹ گیا اور عمل برباد ہو گیا۔ جب ایک نماز چھوڑنے کا اتنا نقصان ہے تو جو لوگ پانچ میں سے کوئی نماز بھی نہیں پڑھتے ان کا کتنا نقصان ہوتا ہوگا۔ ایک دن میں وہ اپنا کتنا نقصان کرتے ہیں؟ ہفتہ میں کتنا کرتے ہیں؟ اور مہینہ میں کتنا کرتے ہیں؟ ایک نماز کو چھوڑنے کی یہ سزا ہے تو جو پانچوں ہی نہ پڑھے اس کی سزا کتنی ہوگی؟

## (۴) ہلاکت و بربادی:

جو شخص نماز نہیں پڑھتا ہلاکت و بربادی اس کا مقدر ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ۝ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۝﴾ (الماعون : ٤ تا ٧)

''پس ان نمازیوں کے لیے بڑی ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں جو ریاکاری کرتے ہیں اور عام برتنے کی چیزیں روکتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ ان نمازیوں کے لیے ہلاکت ہے جو اپنی نمازیوں سے غافل ہیں۔ کیسے غافل ہیں؟

مصعب بن سعد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ﴿الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ﴾ ''وہ جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں۔'' کے متعلق پوچھا کہ آیا

یہ وہی چیز (وسوسہ وغیرہ) ہے جو نماز میں ہم میں سے ہر کسی کو اس کے دل میں پیش آتی ہے (یا اس سے کوئی اور چیز مراد ہے)؟ انھوں نے فرمایا: نہیں، بلکہ اس غفلت سے مراد نماز کو اس کے وقت سے لیٹ کرنا ہے۔ (جامع البیان للطبری ۱۱/ ۷۲۱، وسندہ صحیح)

یہ ہے غفلت کہ نماز پڑھتے تو ہیں لیکن تاخیر سے پڑھتے ہیں، بلاوجہ اپنی نمازوں کو لیٹ کرتے ہیں اور اسی کو اپنا معمول بنا لیتے ہیں۔ ایسے نمازیوں کے لیے ہلاکت و بربادی ہے۔

غور کریں! اللہ تعالیٰ ایسے نمازیوں کے لیے ہلاکت و بربادی کا اعلان فرما رہا ہے جو نماز کی ادائیگی میں بلاوجہ تاخیر کرتے ہیں یعنی پڑھتے تو ہیں لیکن وقت ضائع کر کے پڑھتے ہیں۔ اب وہ لوگ جو نماز پڑھتے ہی نہیں، ان کا کیا بنے گا؟ یہ تو ان کی سزا ہے جو بلاوجہ نماز کو مؤخر کرتے ہیں۔ لیکن جو ہیں ہی بے نماز، جنھیں اپنی نمازوں کی فکر ہی نہیں، دل کیا پڑھ لی، نہ کیا نہ پڑھی؟ ایک پڑھ لی چار چھوڑ دیں، یا چار پڑھ لیں ایک چھوڑ دی، کچھ پڑھ لیں کچھ نہ پڑھیں، یا کسی دن پڑھ لی کسی دن نہ پڑھی، ایسے لوگوں کا کیا بنے گا؟

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کے بعد صحابہ سے دریافت فرمایا کرتے کہ اگر کسی نے آج کوئی خواب دیکھا ہے تو بیان کرے اگر کوئی شخص بیان کرتا تو آپ اس کی تعبیر فرما دیتے۔ ایک روز فجر کی نماز کے بعد آپ نے فرمایا کہ آج میں نے خواب دیکھا ہے۔ صحابہ نے سننے کا اشتیاق ظاہر کیا تو آپ نے فرمایا: رات میرے پاس دو آنے والے (فرشتے) آئے انھوں نے مجھے اٹھایا اور کہا: چلیے، میں ان کے ساتھ روانہ ہوا یہاں تک کہ ہمارا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا شخص کھڑے ہو کر اس کے سر پر پتھر مار رہا تھا پتھر لگنے سے اس کا سر پھٹ جاتا اور پتھر لڑھک کر دور جا گرتا، مارنے والا پتھر لینے جاتا تو اس کے واپس آنے تک اس کا سر بالکل ٹھیک ہو جاتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے کہا: سبحان اللہ، یہ کون ہے؟ ان دو فرشتوں نے کہا: آگے چلیے ..........

یہ خواب ذرا لمبا ہے ہم اختصار کر رہے ہیں، مختلف قسم کے کئی مناظر دکھانے کے بعد وہ

فرشتے بتانے لگے: "أَمَّا الَّذِي يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفِضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ" "پہلا شخص جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کا سر پتھر سے پھوڑا جا رہا تھا یہ وہ شخص ہے جو قرآن یاد کرتا تھا پھر اسے چھوڑ دیتا تھا اور فرض نماز پڑھے بغیر سوجاتا تھا۔" (صحيح البخاري : ١١٤٣ ، ٧٠٤٧)

## (۵) میدان حشر میں رسوائی:

جو شخص نماز نہیں پڑھتا حشر میں اس کے ساتھ بہت برا سلوک ہوگا۔ قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی کھولے گا۔ جس طرح اس کی شان کے لائق ہے۔ تو حکم ہوگا کہ آؤ سب اللہ کے حضور سجدہ کرو۔ قرآن مجید میں اس منظر کا یوں نقشہ کھینچا گیا ہے:

﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّ يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَ قَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ وَ هُمْ سٰلِمُوْنَ ۝﴾ (القلم : ٤٢ تا ٤٣)

"جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور وہ سجدے کے لیے بلائے جائیں گے تو وہ (سجدہ کرنے کی) طاقت نہیں رکھیں گے ان کی نگاہیں نیچی ہوں گی ذلت انھیں گھیرے ہوئے ہوگی حالانکہ بلاشبہ انھیں سجدہ کے لیے اس وقت بھی بلایا جاتا تھا جبکہ وہ صحیح سالم تھے۔"

سب لوگ سجدے میں چلے جائیں گے دو طرح کے لوگوں کو سجدے کی توفیق نہیں ملے گی:

(۱) ایک تو وہ جو دنیا میں سجدہ نہیں کرتے تھے جیسا کہ اللہ فرما رہا ہے: ﴿وَ قَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُوْدِ وَ هُمْ سٰلِمُوْنَ﴾ حالانکہ بلاشبہ (دنیا میں) انھیں سجدہ کے لیے بلایا جاتا تھا جبکہ وہ صحیح سالم تھے۔" لیکن وہ سجدہ کے لیے نہیں آتے تھے۔ یہاں سجدہ سے مراد فرضی نماز ہے۔ امام سعید بن جبیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "كَانُوْا يُدْعَوْنَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يُجِيْبُوْنَهَا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ." "وہ نماز کی طرف بلائے جاتے تھے لیکن بغیر کسی عذر کے اسے ادا نہیں کرتے تھے۔" (العلل ومعرفة الرجال

لاحمد بن حنبل : ٣٧٥٣ وسندہ صحیح) اور فرماتے ہیں کہ نماز باجماعت ادا نہیں کرتے تھے۔ (ایضاً) تو جو شخص دنیا میں نماز نہیں پڑھتا اسے روزِ قیامت سجدہ کرنے کی توفیق نہیں ملے گی۔

(۲) دوسرے وہ لوگ مراد ہیں جو دنیا میں سجدہ تو کرتے تھے لیکن دکھلاوے اور شہرت کے لیے سجدہ کیا کرتے تھے۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ((یَکْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ فَیَسْجُدُ لَهُ کُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ فَیَبْقَی کُلُّ مَنْ کَانَ یَسْجُدُ فِی الدُّنْیَا رِیَاءً وَسُمْعَةً فَیَذْهَبُ لِیَسْجُدَ فَیَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا)) ''ہمارا رب اپنی پنڈلی کھولے گا تو ہر مومن مرد اور مومن عورت اس کو سجدہ کریں گے اور وہ شخص باقی رہ جائے گا جو دنیا میں دکھانے اور سنانے کے لیے سجدہ کرتا تھا وہ سجدہ کرنے لگے گا تو اس کی پیٹھ ایک طبق ہو جائے گی (یعنی دوہری نہیں ہو سکے گی)''

(صحيح البخاري : ٤٩١٩)

قیامت کے دن بے نماز کے لیے ذلت ہی ذلت اور رسوائی ہی رسوائی ہے۔ اس سے بڑی رسوائی کیا ہو سکتی ہے کہ بھرے مجمع میں کوشش کے باوجود بھی وہ سجدہ نہیں کر سکے گا۔

ایک اور حدیث ملاحظہ کیجیے، سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک دن نماز کا ذکر کیا تو فرمایا: ((مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا، وَبُرْهَانًا، وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُورٌ، وَلَا بُرْهَانٌ، وَلَا نَجَاةٌ، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ)) ''جس نے نماز کی حفاظت کی تو قیامت کے دن یہ نماز اس کے لیے نور، دلیل اور نجات کا باعث ہوگی اور جس نے اس کی حفاظت نہ کی اس کے لیے قیامت کے دن کوئی چیز دلیل نور اور نجات کا باعث نہیں ہوگی اور وہ شخص قیامت کے دن قارون، فرعون اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔'' (مسند احمد : ٢/ ١٦٩ وسندہ حسن)

علامہ ابن القیم الجوزیہ رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: نماز چھوڑنے والے کا

خاص طور پر ان چار آدمیوں کے ساتھ جہنم میں جانے کا سبب یہ ہے کہ یہ چاروں کفر کے سردار ہیں۔

اور فرماتے ہیں: یہاں ایک عظیم نقطہ بھی ہے کہ نماز چھوڑنے والا مال، ملک، ریاست یا تجارت کی وجہ سے نماز چھوڑتا ہے تو جو کوئی مال کی وجہ سے نماز چھوڑے گا وہ قارون کے ساتھ ہوگا اور جو کوئی ملک یا بادشاہت کی خاطر نماز چھوڑے گا وہ فرعون کے ساتھ ہوگا اور جو شخص حکومتی ذمہ داریوں کے سبب نماز ترک کرے گا وہ ہامان کے ساتھ ہوگا اور جو کوئی تجارتی عذر بہانے کر کے نماز چھوڑے گا وہ ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (کتاب الصلاۃ وحکم تارکھا، ص: ٤٣)

## (٦) جہنم میں داخلہ:

جو شخص نماز نہیں پڑھتا وہ اخروی کامیابی سے محروم ہے، اگر اس نے توبہ نہ کی، اپنی اصلاح نہ کی اور نماز کا پابند نہ بنا تو اسے دوزخ میں جانا پڑے گا۔

❁ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ فَخَلَفَ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا ۙ﴿۵۹﴾ اِلَّا مَنۡ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّةَ وَ لَا يُظۡلَمُوۡنَ شَيۡـًٔا ۙ﴿۶۰﴾ ﴾ (مریم: ٥٩، ٦٠)

''پھر ان کے بعد ایسے نالائق جانشین ان کی جگہ آئے جنھوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور خواہشات کے پیچھے لگ گئے تو عنقریب وہ غیا کو ملیں گے سوائے ان کے جو توبہ کر لیں اور ایمان لے آئیں اور نیک عمل کریں ایسے لوگ جنت میں جائیں گے ان پر ذرا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔''

بتایا جا رہا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور صلحاء عظام کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد ایسے نالائق لوگ ان کے جانشین بنے جنھوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور خواہشات کے پیچھے پڑ گئے، ایسے بد بخت لوگ ''غی'' میں ڈالے جائیں۔ امام اہل سنہ امام محمد بن جریر طبری فرماتے ہیں

کہ غی جہنم کی وادیوں میں سے ایک وادی یا کنوؤں میں سے ایک کنواں ہے۔ (جامع البیان ۷/ ۷۷۳:)

نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کے بارے میں بھی ایسے لوگوں کی پیشین گوئی فرمائی ہے، چنانچہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ((يَكُوْنُ خَلْفٌ مِنْ بَعْدِ سِتِّيْنَ سَنَةً، اَضَاعُوْا الصَّلَاةَ، وَاتَّبَعُوْا الشَّهْوَاتِ، فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا، ثُمَّ يَكُوْنُ خَلْفٌ، يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ، لَا يَعْدُوْ تَرَاقِيَهُمُ، وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةٌ: مُؤْمِنٌ، وَمُنَافِقٌ، وَفَاجِرٌ)) ''ساٹھ سال کے بعد ایسے نالائق لوگ ہوں گے جو نماز کو ضائع کریں گے اور خواہشات کے پیچھے لگیں گے عنقریب وہ غی میں ڈالے جائیں گے پھر ان کے بعد ایسے نالائق لوگ ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا اور قرآن تین قسم کے لوگ پڑھتے ہیں: مومن منافق اور فاجر۔'' راوی حدیث ولید سے جب ان کے شاگرد بشیر نے ان تینوں کی تفصیل پوچھی تو انھوں نے کہا: منافق اس (قرآن) کے ساتھ کفر کرتا ہے، فاجر اس کے ساتھ اپنی شکم پُری کرتا ہے اور مومن اس کی تصدیق کرتا ہے۔ (مسند احمد: ۳/ ۳۹ وسندہ حسن)